نزع کے وقت تلقین کرنے کا طریقہ اور حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: har-5271 تاریخ: 05-10-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جو شخص نزع کی حالت میں ہو، اسے تلقین کی جاتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز تلقین صرف "لا الہ الا اللہ" کی کی جائے یا پورے کلمہ کی؟ اس کی بھی وضاحت فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو شخص نزع کی حالت میں ہو اسے تلقین کرنا مستحب ہے اور تلقین مکمل کلمہ طیبہ کی کی جائے، کہ علماء نے اس تلقین کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ جو شخص نزع میں ہوتا ہے، اس کے پاس دو شیطان ماں باپ کی شکل میں آتے ہیں، جس میں سے ایک اسے (معاذ اللہ) یہودی ہونے کی اور دوسرا عیسائی ہونے کی دعوت دیتا ہے، تو کلمہ طیبہ کی تلقین شیطان کے اس وسوسہ کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوگی اور ظاہر ہے کہ محض "لا الہ الا اللہ" سے یہ وسوسہ دور نہیں ہوگا کہ اتنا یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہیں، بلکہ اس شیطانی وسوسہ کا علاج مکمل کلمہ طیبہ ہے، لہٰذا بوقت نزع مکمل کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے، تاکہ شیطان کے اس وسوسہ کا علاج ہوسکے۔

نوٹ: اس مسئلے کی مکمل تحقیق فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 83 تا 90، (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور) میں مذکور ہے، وہاں سے مطالعہ فرمائیں۔ یہاں صرف چند جزئیات ذکر کیے جاتے ہیں۔

چنانچہ متن تنویر الابصار و شرح در مختار میں ہے:"(ویلقن) ندبا، و قیل وجوبا (بذکر الشهادتین) لان الاولی لا تقبل بدون الثانية"اور شہادتین کا ذکر کرکے اسے تلقین کی جائے، یہ مستحب ہے اور کہا گیا کہ واجب ہے۔ شہادتین کا اس لیے کہ ایک، دوسرے کے بغیر مقبول نہیں۔

(متن تنویر الابصار و شرح درمختار مع ردالمحتار، ج3، ص91، 92، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے:"قوله: (ويلقن) لقوله صلى الله عليه وسلم: لقنوا موتاکم لا اله الا الله، فانه ليس مسلم يقولها عند الموت الا انجته من النار۔ ولقوله عليه الصلاة والسلام: من كان آخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة۔ كذا في البرهان اى دخلها مع الفائزين، والا فكل مسلم ولو فاسقا يدخلها ولو بعد طول عذاب۔ امداد۔ قوله: (وقيل وجوبا) في القنية، وكذا في النهاية عن شرح الطحاوى: الواجب على اخوانه واصدقائه ان يلقنوه اھ۔ قال في النهر: لكنه تجوز لما في الدراية من انه مستحب بالاجماع۔ اھ فتنبه۔ قوله (بذكر الشهادتين) قال في الامداد: وانما اقتصرت على ذكر الشهادة تبعا للحديث الصحيح وان قال في المستصفى وغيره: ولقن الشهادتين لا اله الا الله محمد رسول الله۔ الخ" اور اسے تلقین کی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ:"اپنے مُردوں کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرو، کیونکہ کوئی مسلمان موت کے وقت اس کلمہ کو نہیں کہتا، مگر یہ کہ عذاب نار سے نجات پا جاتا ہے۔" اور اس فرمان کی وجہ سے کہ:"جس کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ" ہو، وہ داخلِ جنت ہو گا۔" اسی طرح برہان میں ہے یعنی کامیاب ہونے والوں کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا، ورنہ مسلمان اگرچہ فاسق ہو جنت میں داخل ہو گا، اگرچہ طویل عذاب کے بعد۔ امداد۔ شارح علیہ الرحمۃ کا قول (اور کہا گیا کہ تلقین واجب ہے) قنیہ میں اور اسی طرح نہایہ میں شرح طحاوی سے ہے کہ: میت کے بھائیوں اور دوستوں پر واجب ہے کہ اسے تلقین کریں۔ اھ نہر میں فرمایا: لیکن یہ بطور مجاز ہے، کیونکہ درایہ میں ہے کہ تلقین بالاجماع مستحب ہے۔ اھ تو تم متنبہ رہو۔ ماتن کا قول (شہادتین کے ذکر کے ساتھ) امداد

الفتاح میں ہے: اور میں نے حدیث صحیح کی اتباع میں شہادت کے ذکر پر اقتصار کیا ہے اور مستصفی وغیرہ میں ہے: اور شہادتین یعنی ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی تلقین کی جائے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، ج3، ص91، 92، مطبوعہ کوئٹہ)

بحر الرائق میں ہے: ''(ولقن الشہادۃ) بان یقال عندہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' و لا یؤمر بھا للحدیث الصحیح: ''من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ'' وھو تحریض علی التلقین بھا عند الموت فیفید الاستحباب'' اور اسے شہادت کی تلقین کی جائے، اس طرح کہ اس کے پاس ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھا جائے، اس سے پڑھنے کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ (یہ تلقین) اس صحیح حدیث کی وجہ سے ہے کہ: جس کا آخر کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہو، وہ داخل جنت ہو گا۔ اور اس میں تلقین کی ترغیب ہے، تو یہ حدیث استحباب کا فائدہ دے گی۔

(بحر الرائق، جلد2، صفحہ299، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل خیر کے ساتھ شہادتین پر موت نصیب کرے۔ وقت مرگ بھی پورا کلمہ طیبہ پڑھنا چاہیئے، جو اسے منع کرتا ہے مسلمان اس کے اغوا و اضلال پر کان نہ رکھیں کہ وہ شیطان کی اعانت چاہتا ہے۔ **امام ابن الحاج مکی قدس سرہ الملکی مدخل میں فرماتے ہیں کہ دم نزع دو شیطان آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں، ایک اس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے کہ وہ شخص یہودی ہو کر مرا تُو یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے وہ شخص نصرانی گیا، تُو نصرانی ہو جا کہ نصاری وہاں بڑے آرام سے ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ شیطان کے اغوا کے بچانے کے لیے محتضر کو تلقین کلمہ کا حکم ہوا۔ ظاہر ہے کہ صرف ''لا الہ الا اللہ'' اس کے اغوا کا جواب نہیں۔ ''لا الہ الا اللہ'' تو یہود و نصاری بھی مانتے ہیں، ہاں وہ کہ جس سے اس**

معلون کے فتنے مٹتے ہیں "محمد رسول اللہ" کا ذکر کریم ہے، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ یہی اس کے ذریات کے بھی دل میں چبھتا، جگر میں زخم ڈالتا ہے، **مسلمان** ہرگز ہرگز اسے نہ چھوڑیں اور جو منع کرے اس سے اتنا کہہ دیں کہ "گر بتو حرام است حرام بادا" اگر یہ تجھ پر حرام ہے، تو حرام رہے (ت)۔" **(فتاوی رضویہ، ج9، ص83، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

و**اللہ اعلم** عزوجل و **رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

08 ربیع الاول 1444ھ/05 اکتوبر 2022ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

دار الافتاء اھلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے